کی طرف منسوب بھی ہو کے لئے دینی فریضہ، ایک آشنائے حقیقت کے لئے ادائے شہادت اور ایک درد مند معالج کے لئے عمل جراحی کے مترادف ہونے سے کسی طرح بھی کم نہیں سمجھتا۔ ع

عاشقاں بندہ حال اندو چناں نیز کنند

واخان کو آغاخانی ریاست بنانے کا خطرناک منصوبہ

بالآخر روس جیسی بزعم خود عظیم سپر پاور (جس نے افغانستان کو ہڑپنے اور لبنان کی طرح اس کا تیا پانچہ کرنے کے عزم مصمم سے افغانیوں پر اپنی فوجوں کی یلغار کر دی تھی) ہر اعتبار سے خود سے گئی گنا چھوٹی اور کمزور لیکن ناقابل شکست عزم رکھنے والی غیور قوم سے ذلیل ترین شکست کھا کر ۱۵ فروری تک افغانستان کی سرزمین سے نکل گئی مگر افغانستان سے پسپائی اور بدترین ہزیمت کے باوجود روس افغانستان کے خطۂ غیرت و حمیت سمیت پورے برصغیر میں اپنا کردار قائم رکھنے کی مختلف تدبیریں کر رہا ہے۔ چنانچہ اخبارات کی اطلاع کے مطابق روس نے کٹھ پتلی افغان انتظامیہ سے واخان کا علاقہ پٹے پر حاصل کر لیا پھر یہاں روسیوں نے ہوائی اڈے قائم کئے یہیں سے افغانستان میں مجاہدین کی سرگرمیوں کو سبوتاژ کیا گیا یہیں سے پاکستان کی سرحدات پر حملے کئے گئے۔ افغانستان میں واخان کا واحد علاقہ ہے جس کے باشندے دس سال تک جاری رہنے والے جہاد آزادی سے لاتعلق بلکہ روسیوں کے زبردست حامی اور مددگار رہے اور تخریبی کارروائیوں میں بھرپور حصہ لیا اور اب واخان کے پورے علاقے کو اسماعیلی برادری (آغاخانیوں) کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ کابل انتظامیہ کے نوٹیفکیشن کے مطابق واخان کے علاقے میں کسی بھی دوسرے قبیلے کو آباد ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور جنگلات کاٹنے کی بھی ممانعت ہوگی۔

روسیوں کی آمد کے موقع پر یہ علاقہ ان کے سپرد کیا گیا تھا اور اب ان کی واپسی کے وقت آغاخانیوں کے سپرد کر دیا گیا ہے جو گویا کہ ایک مملکت کے اقتدار اعلیٰ سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ واخان کی سرحدیں روس چین، بھارت اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور کشمیر سے ملتی ہیں۔ شمالی علاقوں میں پہلے سے آغاخانی ہی آباد ہیں۔ اور ان کے ذریعے پاکستان میں خون ریز فسادات پہلے سے کرائے جا چکے ہیں۔ شاہراہ ریشم اور اس کے ارد گرد تمام علاقوں پر پہلے ہی سے آغاخانیوں کی اجارہ داری ہے بلکہ حکومت پاکستان ان علاقوں میں قائم تمام سرکاری ہوٹل بھی پہلے ہی سے آغاخانیوں کے ہاتھوں فروخت کر چکی ہے۔ واخان سے ملحقہ پاکستانی علاقہ گلگت ہنزہ اور چترال وغیرہ بھی ہے۔ یہاں بھی آغاخانی کثرت سے آباد ہیں۔ پیپلز پارٹی کی چیئرمین بیگم نصرت بھٹو آغاخانیوں کے بھرپور تعاون سے یہیں سے قومی اسمبلی کے لئے کامیاب ہوئی ہیں۔

دراصل واخان کے علاقہ کی روس کی نظر میں مخصوص اہمیت ہے۔ افغانستان کے نقشے میں بظاہر یہ ٹکڑا

ہوا کو نہ سیاسی لحاظ سے روسی تسلط یا آغا خانی ریاست کے اعتبار سے وسیوں مفادات کو سمیٹے ہوئے ہے اس علاقہ پر روس چین اور پاکستان کی سرحدیں ملتی ہیں۔ قراقرم کا یہ پہاڑی علاقہ اگرچہ دشوار گذار اور برف سے اٹا ہوا ہے تاہم اگر اس علاقے پر روسی افواج قابض ہو کر بیٹھ جائیں یا ان کے زیر اثر آغا خانی ریاست قائم ہو جائے۔ تو وہ ایک تو افغانستان کا چین سے زمینی رابطہ منقطع کر دیتی ہے۔ دوسری طرف چین اور پاکستان کے درمیان شاہراہ قراقرم کو بھی خطرے میں مبتلا کر سکتی ہے۔ اور جب صورت حال یہ ہو کہ واخان کے بالمقابل سیاچن گلیشیر کے علاقے میں بھارتی افواج جارحانہ پیش قدمی کر رہی ہوں۔ تو سارا منصوبہ واضح ہو جاتا ہے۔ واخان کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ اس علاقے سے روس اور پاکستان کے درمیان زمینی فاصلہ بہت کم ہے۔ واخان سے ملحقہ روسی علاقوں میں قائم فوجی اڈوں سے روسی لڑاکا بمبار جہاز پاکستان کو نشانہ بنانے کے لئے پرواز کریں اور درمیان میں واخان کی پٹی میں بھی اس کی اپنی افواج موجود ہوں تو روسی جہازوں کے راستے میں کوئی روک ٹوک باقی نہیں ہوگی۔ جس کے روسیوں نے پچھلے نو سال کی جنگ میں پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں جارحانہ کارروائیوں میں خوب خوب تجربات بھی کئے۔

واخان پر روسی تسلط یا آغا خانی ریاست افغانستان پاکستان چین اور پورے خطے کے خلاف ایک سوچی سمجھی خطرناک اور گہری سازش ہے سیاچن گلیشیر میں بھارتی فوجوں کی پیش قدمی بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے روسی فوجوں کی عین واپسی کے وقت اور اب کے تازہ ترین حالات میں اسماعیلیوں کے مذہبی پیشوا اور اقوام متحدہ کے کمیشن کے سربراہ پرنس صدرالدین آغا خان کی سرگرمیاں بھی تیز ہو گئی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں اس کی بے چینی اور عالیہ کردار کو کسی بھی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اسے پاکستان کے شمالی علاقہ جات سمیت واخان پر اسماعیلی ریاست کے قیام و استحکام کی امیدوں نے سیمابی طور پر پریشان کر دیا ہے۔ آغا خان اپنے روسی، بھارتی اور یہودی آقاؤں کی شہ و حمایت اور یقین دہانیوں پر بزعم خود مستقل اسماعیلی ریاست کی تیاریاں مکمل کر چکے ہیں۔

ادھر جہاد افغانستان کی کامیابی اور تکمیلی مرحلے میں ایران بہادر بھی در آیا اور افغانستان میں شیعہ تسلط اور غلبہ کے لئے افغان قیادت میں پھوٹ ڈالنے کی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ ایسے حالات میں آغا خانی ریاست کی تشکیل و تکمیل کے اغراض و مقاصد اور اہداف کسی پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔

عالمی اسلامی قیادت، پاکستانی ارباب بست و کشاد سیاست دانوں بالخصوص علماء اور دینی قوتوں کو سیاسی بیداری اور بین الاقوامی سطح پر اس کے انسداد کی مؤثر کارکردگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ آغا خانیت کیا ہے؟ مذہب کے نام پر شرافت، انسانیت اور شرم و حیا کا استیصال ہے۔ اس سلسلہ میں الحمد للہ "ماہنامہ الحق" نے کسی بھی مصلحت، مداہنت، تسامح اور لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر اس فرقۂ ضالہ کا زبردست تعاقب کیا ہے

(باقی صفحہ ۴۴ پر)